8 سیاحت کے دور میں دستکاری

اگر سنجیدگی کے ساتھ سیاحت (Tourism) پر دھیان دیا جائے تو یہ کرشمائی انداز میں معیشت اور ثقافت کے لیے حیات بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ یہ ملک کی پہچان قائم کرتی ہے۔ دو ایشیائی ممالک یعنی تھائی لینڈ اور ہندستان دنیا کے ان سرفہرست 10 ممالک میں شامل ہیں جہاں سیاح جانا پسند کرتے ہیں۔ ہندوستان میں سیاحوں کی آمد ہر سال تقریباً 15 فی صد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔

سیاحت کی نوعیت ہی بدل گئی ہے کیونکہ اب سیاح فرصت اور مزے کے لیے سفر کرتے ہیں نہ کہ ثقافت اور فن تعمیر کے نمونے دیکھنے کے لیے۔ اس نئے مزاج کے سیاح اکثر و بیشتر نسل پر مبنی دستکاری کی کسی چیز کی تلاش میں رہتے ہیں جسے وہ اپنے سفر کے یادگار کے طور پر رکھ سکیں۔ ہندوستان میں آنے والے سیاح کس قسم کی دستکاریوں کی اشیا خریدتے ہیں اور کہاں سے خریدتے ہیں؟ یہ بعض ایسے سوالات ہیں جن کا جواب ہمیں تلاش کرنا ہے۔

ہندستان میں دو کروڑ سے زیادہ دستکار ہیں جو مختلف قسم کی دستکاریوں کی اشیا کی وسیع اقسام تیار

مقبول ہندوستانی یادگار

- قالین اور دریاں
- کندن، نقرئی اور نیم قیمتی جواہرات
- بلاک پرنٹ کے کپڑے
- زردوزی والی اشیا
- لوک آرٹ – مدھوبنی پینٹنگ اور بستر کے دھات کے کام والی چیزیں
- ریشمی اشیا، کپڑے، رومال اور اسٹال وغیرہ
- کشیدہ کاری یا ابھرے ہوئے چمڑے کے کام والی اشیا
- کشمیر سے پشمینہ شال جو آج تک سب سے زیادہ مقبول ہے

© NCERT not to be republished

© NCERT not to be republished

دیکھنے آتے ہیں۔ یہاں ان رجحانات، فیشن، مذاق اور طرز زندگی کی تبدیلی کو قبول کرنا اہم ہو جاتا ہے اور بدلے میں یہ سیاحت اور دستکاری کی صنعت کو متاثر کرتے ہیں۔

- کم قیمت اور اعلیٰ قسم کے کیمروں کی فراہمی اور ان کے استعمال میں آسانی کی وجہ سے اب لوگوں کو اپنے سیاحت کے تجربوں کو تصویروں میں اتارنے اور اپنے گھروں کے شوکیس میں سجانے کی ضرورت نہیں رہی۔
- بین الاقوامی سفر آج بہت عام ہے لیکن کبھی یہ زندگی بھر میں صرف ایک دفعہ کا تجربہ ہوا کرتا تھا۔ آج سیاحوں کے سامنے دنیا کی بہترین چیزیں آسانی سے موجود ہیں اس لیے سیاح خاص چیزوں کو ہی چنتے ہیں۔ ہندستانی تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ آج کے سیاح یہاں تک کہ جب وہ واپس جا رہے ہوتے ہیں اور ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے پیسے بھی ہوتے ہیں تب بھی وہ دنیا بھر میں سفر کرنے کے مواقع حاصل ہونے کی وجہ سے وہ کس چیز پر اپنا پیسہ خرچ کر رہے اس بارے میں بے حد محتاط رہتے ہیں۔
- آج زیادہ تر سیاح نوجوان اور کم عمر ہوتے ہیں، وہ عام طور پر پیشہ ور ہوتے ہیں اور سیاحت کے دوران فرصت میں ہوتے ہیں ان کے گھر نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں جو عام طور پر کسی تھیم کے تحت رنگوں کے میل پر ڈیزائن ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ صرف کوئی چیز نسلی یا قدیم ہے اس لیے اس کی انھیں ضرورت ہے۔ بہرحال کبھی کبھی کسی چیز کے رنگ اور اس کی سائز میں تبدیلی سے وہ چیز مقبول ہو جاتی ہے اور بہترین فروخت کی اشیا میں شامل ہو جاتی ہے۔

کچھ سال قبل بنارس کے بنکروں نے روایتی دپٹے کو بدل کر اسٹال بنا دیا، یعنی ایک ایسے کپڑے کی طرح جسے مغربی ممالک میں خواتین چھوٹے شال کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ یہ نئی چیز کافی مقبول ہوئی اور سیاحت کے مراکز پر کافی فروخت ہوئی کیونکہ یہ ہلکی تھی، اس کا سائز مناسب تھا اور مغربی لباس کے ساتھ استعمال کرنے میں آسان تھا۔

- آج کے سیاح ایسی چیزیں نہیں پسند کرتے جس کا رکھ رکھاؤ مشکل ہو، جسے بار بار دھونا یا پالش کرنا پڑے۔ اس لیے حالیہ دنوں ہندوستان کی دھات کی بنی مصنوعات مثلاً بدری، چاندی اور پیتل کی بنی مصنوعات کی مانگ میں کافی کمی آئی ہے۔

ایک انگریز خاتون چکن سے بنا سفید میز پوش تلاش کر رہی تھی لیکن اس کے ساتھ انھیں نازک ململ کے کپڑے پر بھاری زردوزی کا کام اور اس کی تہوں، دھلائی، اسٹارچ لگانے، استری کرنے کا خیال بھی پریشان کر رہا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے کہا، ''میں اسے اپنی ساس کے لیے خریدوں گی۔ وہ میز کے اس غلاف اور میرے اچھے مذاق کو پسند کریں گی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ساری عمر اس کی دیکھ بھال کی پریشانیوں میں مبتلا بھی رہیں گی۔''

© NCERT not to be republished

کرتے ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ مسلسل بڑھتی ہوئی سیاحتی صنعت کا استعمال دستکاری کا مال تجارت فروخت کرنے کے لیے کیا جا سکے تاکہ ملک بھر میں پھیلی دستکار برادری اس سے فائدہ حاصل کر سکے اور اپنے آپ کو سلامت رکھ سکے؟ چلیے ہم سیاحت کے شعبہ میں موجودہ حالیہ دستکاریوں کی پیداوار اور اس کی فروخت کے رجحانات کا جائزہ لیتے ہیں۔

سیاحت کے شعبہ میں دستکاری کے بازار چند عوامل پر مبنی ہیں جنھیں یہاں سمجھنا اور ان کا تجزیہ کرنا ضروری ہے تاکہ دستکاریوں کے لیے بازار کی صلاحیت کو بڑھایا جا سکے۔ اسی طرح کے دوسرے طریقے بھی دستکاری کے بازار کے متبادل کے طور پر زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔

سیاحوں کی ترجیحات

- ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے سیاحوں کے لیے زیادہ اور وزنی سامان لے جانا مشکل ہے۔ اس لیے وہ چھوٹے اور ہلکے سامان لے جانا پسند کرتے ہیں۔ چونکہ وزن ان کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے اس لیے سیاح وہ اشیا خریدتے ہیں جو انوکھی ہو یا پھر ان کے ملک میں نہ ملتی ہو یا قیمت میں مقابلتاً اتنی کم ہو کہ وہ اسے خریدنے سے اپنے آپ کو نہ روک سکیں۔
- آج کے زمانے میں سیاح زیادہ تر گوا اور کیرل جانا پسند کرتے ہیں جہاں کے سمندری ساحل اور آیورویدک اسپا ان کی کشش کا باعث ہیں۔ سیاح یادگار عمارتیں بھی دیکھنے آتے ہیں اور انھیں انوکھے ثقافتی تجربوں کی بھی تلاش رہتی ہے۔ اس کے لیے وہ راجستھان کے شاندار قلعے اور محل

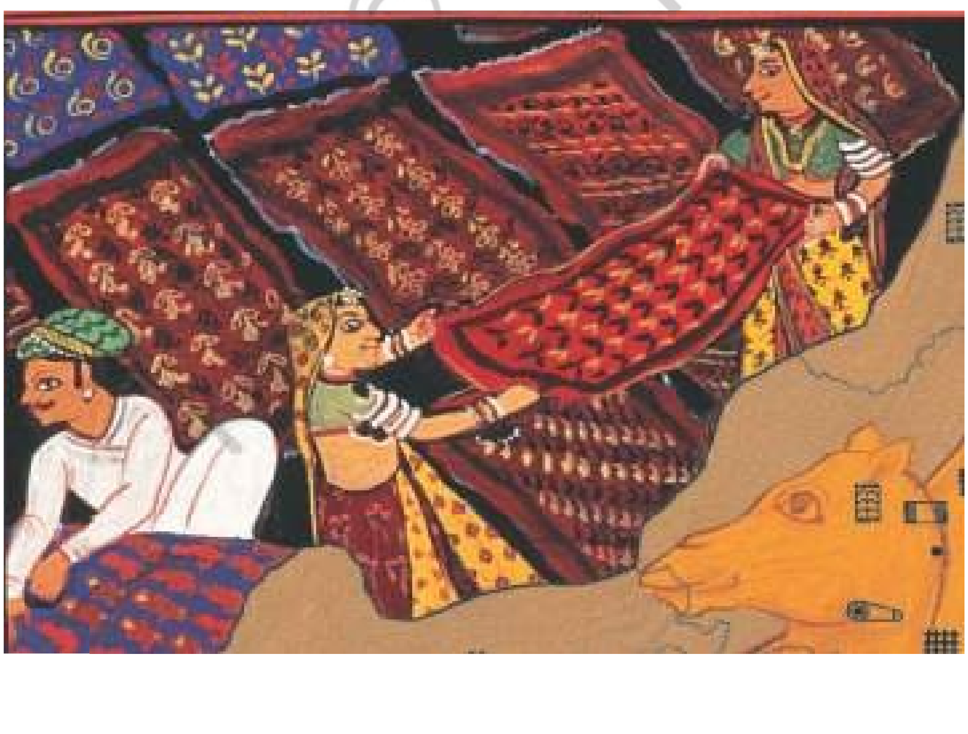

جو تاج محل کے سستے الابسٹر اور بدصورت پلاسٹک کے نمونوں سے بھرے پڑے ہیں اور قطار در قطار بے ہنگم سوپ پتھر کی گولیوں سے بھرے خراب سنگ مرمر سے جڑے ہوتے ہیں۔ جھگڑالو اور اڑیل دکانداروں کی وجہ سے نہ تو کوئی دست کار نظر آتا ہے اور نہ ہی اصلی دستکاریوں کی اشیا نظر آتی ہے۔ یہ بات دیگر سیاحت کے مقامات، میوزیم اور زیارت گاہوں جیسے لال قلعہ، کھجوراہو، اجنتا، وارانسی، ہمپی، متھرا، مہابلی پورم، گوا اور اڈیشہ کے ساحلوں پر بھی صادق آتی ہے۔

تمام شہروں میں حکومت کے ذریعہ چلائی جانے والی گھریلو صنعتیں اور ریاستی ہینڈی کرافٹ امپوریم موجود ہیں۔ نئی دہلی میں بابا کھڑک سنگھ مارگ پر دستکاری کی دکانوں کی ایک قطار ہے جو ریاستی ہینڈی کرافٹ کارپوریشن کے ذریعہ چلائی جاتی ہیں۔ یہ دکانیں اپنی نوعیت میں جدت پسند تھیں کیونکہ ہندستان شاید پہلا ملک ہے جس نے اس ضمن میں کوئی پالیسی اپنائی تھی اور ہینڈلوم اور ہینڈی کرافٹ کی وزارت قائم کی تھی۔

شہروں، ہوٹلوں اور ہوائی اڈوں پر نجی دکانوں کا نسبتاً ایک نیا رجحان سامنے آیا ہے۔ گجرات کی ویشالا، کولکاتا کی سوبھومی، جے پور کی چوکی دھانی وغیرہ جیسے کمرشیل ٹورسٹ کامپلکس اور بازار روایتی کھانوں، دیہی طرز زندگی، دستکاری، موسیقی، رقص وغیرہ کا مخلوط نمونہ پیش کرتے ہیں۔ یہاں دستکاروں کو

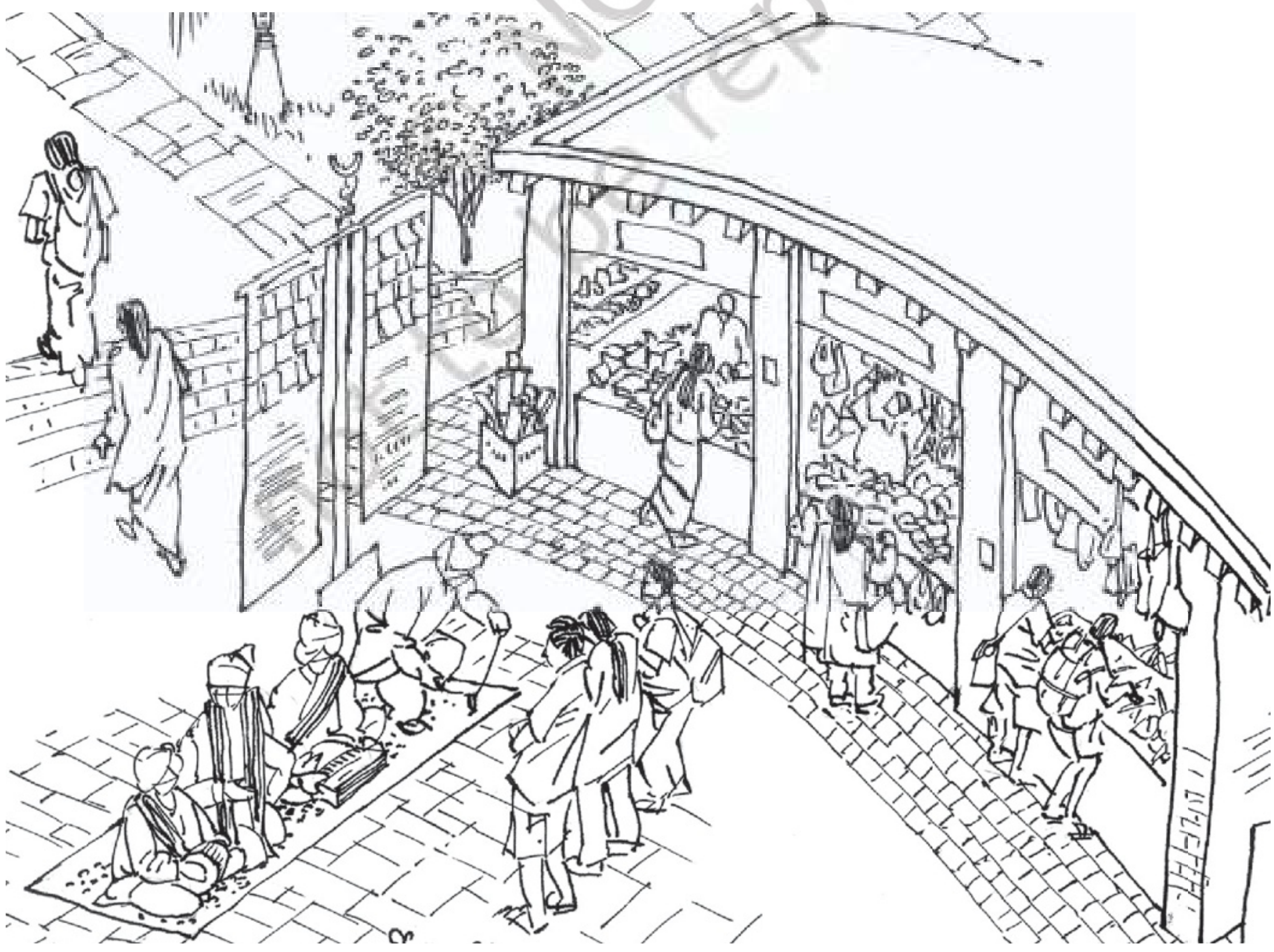

- دوسری جانب سیاح اور مسافر چھٹیوں کے لیے کپڑے اور دیگر لوازمات جیسے عام لباس، جوتیاں، کپڑے کے بیگ، زیورات وغیرہ خریدتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے مقابلے ہندوستان میں عام طور پر یہ چیزیں سستی ملتی ہیں۔ آج کل سیاح قدامت پسند کم ہیں اور وہ مقامی طرز کے ساتھ تجربہ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے چھٹیوں کے دنوں کے لباس اور دیگر لوازمات وغیرہ ایسے شعبے ہیں جن کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔
- سیاح صحیح معنوں میں خوبصورت فنکاری والی اشیا پر خرچ کرنا اور اپنے یہاں لے جانا پسند کرتے ہیں۔ یہاں عمدہ فنکاری اور اچھی کوالٹی والی مصنوعات کے شعبہ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے بہ نسبت خراب ڈھنگ سے ڈیزائن کی ہوئی سستی اور فرسودہ قدیم یادگار کو فروخت کرنے کی کوشش کی جائے۔

دستکاری کی مقبول دکانیں

زیادہ تر سیاح تاج محل دیکھنے آتے ہیں جو دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک ہے۔ اگرچہ، دنیا کا مشہور وراثتی مقام ہونے کے باوجود سینکڑوں چھوٹی چھوٹی دکانوں اور اسٹالوں سے گھرا ہوا ہے

مقامی دستکاری کی مہارتوں کوفروغ دیا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی طویل مدت تک قائم رکھا جاسکتا ہے۔

دیوی گڑھ، نیم رانا، سامودے اور ہیرٹیج (Heritage) ہوٹلوں کی فہرست میں شامل راجستھان اور دوسری جگہ کے دیگر ہوٹلوں میں کوئی نمائش گاہ نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی روایتی قسم کی دستکاریاں یادگار چیز کے طور پر ملتی ہیں لیکن ہوٹل کے ہر ایک کمرے، فرش اور چیزوں کو دستکاری کے بہترین روایتی طرز اور بہترین معاصر ڈیزائن سے سجایا گیا ہے۔

چیزوں کی اچھی پرکھ رکھنے والے سیاحوں کے لیے معیاری دستکاری مصنوعات فروخت کے لیے میوزیم اچھی جگہ ہے۔ جن معدودے چند میوزیموں میں دکانیں ہیں بھی تو وہاں خراب پوسٹ کارڈ اور گرد آلود پلاسٹر کی چیزیں ہی ملتی ہیں۔

مقامی دستکاریوں کی مصنوعات کے خریداروں کو متوجہ کرنے کے لیے ہوائی اڈے بھی اچھی جگہ ہیں۔ چونکہ ہندوستان آنے والے سیاحوں کے لیے اپنے گھروں کو واپس جانے سے قبل یہ آخری متاثر کرنے والی جگہ ہوتی ہے۔ لہٰذا ہوائی اڈے کی دکانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ملک کی اچھی اور دیرپا تصویر پیش کرنے کی کوشش کریں۔

دہلی کے قلب میں واقع دلی ہاٹ دستکاریوں کا سرکاری بازار ہے اور اب اس کی نقل پورے ہندوستان میں کی جا رہی ہے۔ یہاں دستکاروں کو اپنے گاہکوں کے ذوق اور رجحانات کو جاننے کا شاندار موقعہ فراہم ہوتا ہے نیز شہری متوسط درجے کے گاہکوں کو علاقائی دستکاری کے ہنر، ساز و سامان اور طریقوں کو جاننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس طرح کے کرافٹ بازار پورے ہندوستان سے دستکاروں کو بلاتے ہیں اور انھیں اپنا سامان فروخت کرنے کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ ہر پندرہ دنوں کے بعد دستکاری کے پروگرام میں تبدیلی لائی جاتی ہے اور شہر کے نئے گاہکوں کے لیے تازہ سامان لایا جاتا ہے تاکہ اسے سال بھر دلچسپ بنائے رکھا جاسکے۔

قدرتی اور ثقافتی وراثتی مقامات تبدیلی کا محرک ہو سکتے ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ یہ مقامات دستکاریوں کی مصنوعات بنانے کے مراکز کے طور پر سامنے آئیں جہاں دستکاروں اور ڈیزائنروں کے ذریعہ نادر اور نئی چیزیں تیار ہوں جو کہ ان تاریخی مقامات سے تحریک لے کر بنائی گئی ہوں۔ اس سمت میں تمل ناڈو کے مہابلی پورم اور اڑیسہ کے کونارک میں کچھ کام ہوا ہے جہاں نوجوان دستکار ان مقامات سے

نمائش اور تاجر دونوں سطحوں پر سامنے آنے کا موقع ملتا ہے۔

دستکاری کی مارکیٹنگ میں داخل ہونے کے لیے کسی شخص کو یہ جاننا ضروری ہے کہ چیزیں کیسے بنائی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی انھیں دستکاروں کے طرز زندگی اور ان کے کام کرنے کے طریقوں کا قدر دان ہونا چاہیے۔ اس کے بعد معتبر فراہمی یا چیزوں کو حاصل کرنے کے طریقوں کے ساتھ ساتھ ان کی مؤثر تقسیم کے لیے دکانیں اور اس پورے کاروبار کو تجارتی انداز میں اپنانے کی ضرورت ہے۔ دستکاری کے بارے میں عام معلومات کے علاوہ چیزوں کے انتخاب میں اچھے مذاق اور بصری امتیازات قیمتی سرمایہ ہیں۔ مناسب مارکیٹنگ کے لیے خردہ اور تھوک فروخت کرنے والوں کے مناسب منافع کو سامنے رکھتے ہوئے چیزوں کی اصل قیمت کا تعین بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

دستکاری کے فروغ کے لیے نئی راہوں کی تلاش

سیاحت کے شعبے میں دستکاری کا مطلب محض سیاحوں کے ہاتھ دستکاریوں کی مصنوعات کا فروخت کردینا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد سیاح جن چیزوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے ہوٹل، گیسٹ ہاؤس، ریستوراں اور سیاحت کے مقامات پر بھی اس کے لیے گنجائش پیدا کرنا ہے۔ دستکاریوں کا استعمال تعمیراتی، روزمرہ کی آرائشی چیزوں، ان کی رونق بڑھانے اور ان کو گویائی دینے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سے

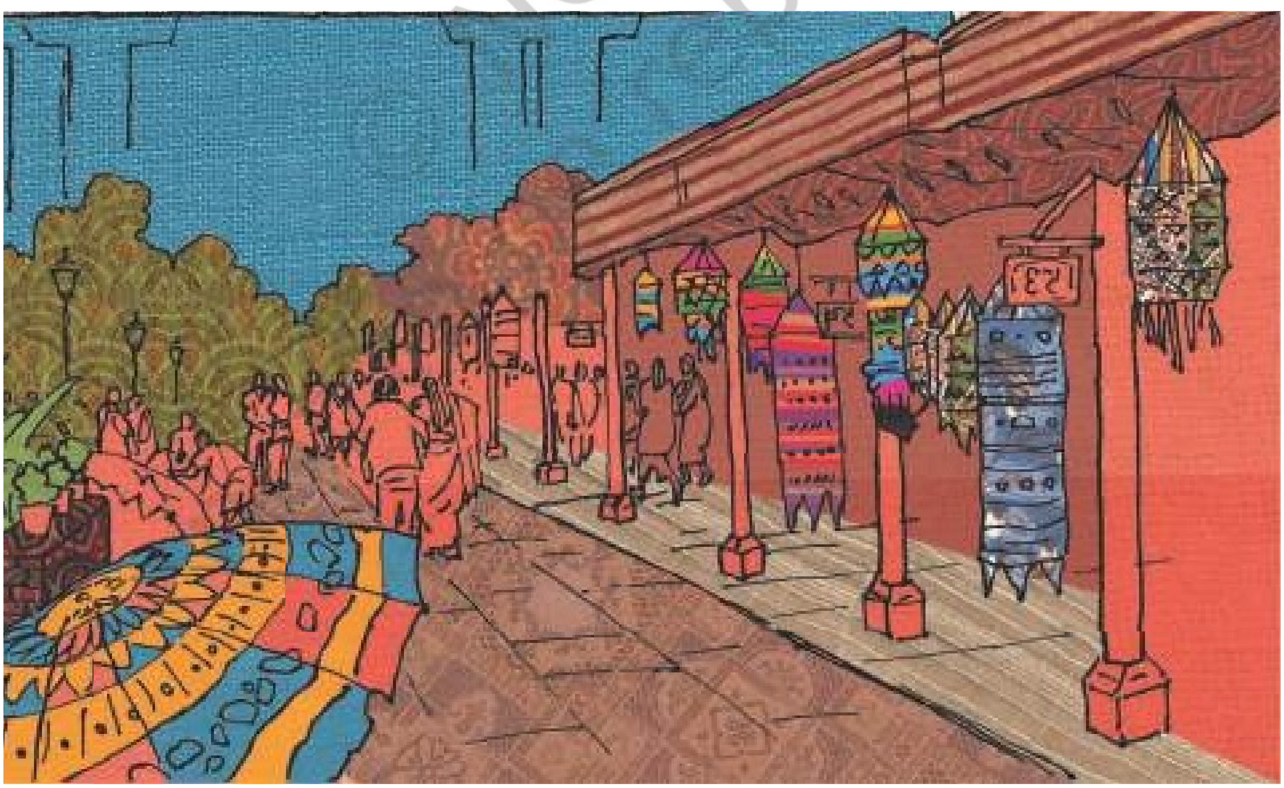

دو دہائیوں کے تصادم نے کشمیر کو سیاحوں کے لیے پُر خطر علاقہ بنا دیا ہے۔ اب بیرون ملک کے سیاح بڑی تعداد میں کشمیر نہیں آتے یہی سبب ہے کہ یہاں کے دستکار بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور سیاحت پر مبنی ان کی معیشت کو بھی گہرا نقصان پہنچا ہے۔

یہ دستکاریاں سیاحت اور وادیٔ کشمیر کی خوبصورتی سے اس قدر جڑی ہوئی تھیں کہ اس پریشان حال ریاست سے باہر دوسری ریاستوں میں ہوٹلوں کی راہداریوں، فٹ پاتھوں اور بازاروں میں کشمیری مہاجر دستکار ہی فروخت کر رہے ہیں اگرچہ فروخت کی صورت حال بہتر نہیں ہے۔

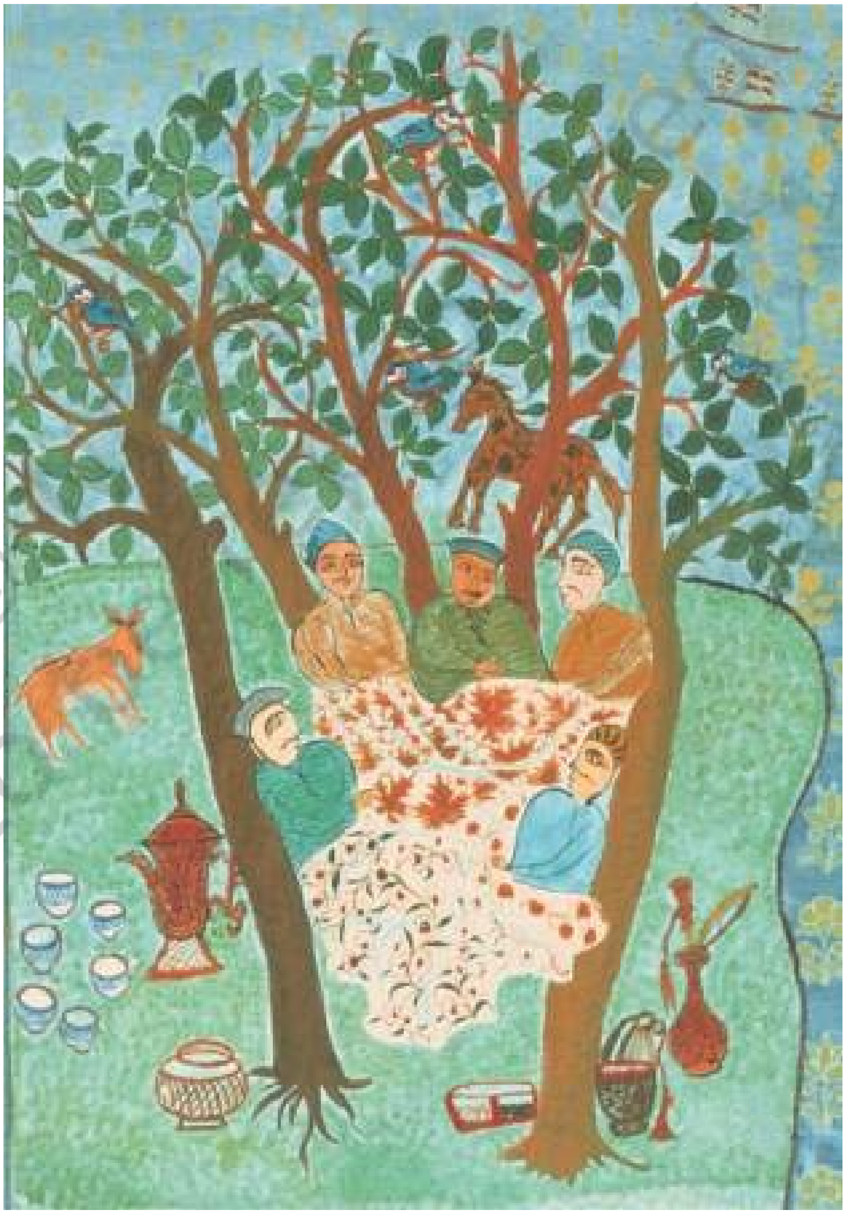

تحریک لے کرنئی چیزیں تیار کر رہے ہیں اور ان کی تربیت کر رہے ہیں۔ مقامی ہوٹلوں میں منظّم دستکاریوں کا میلے اور دستکاروں کی نمائشیں بھی بغیر استحصال کے سیاحت کو مقامی روایتوں سے جوڑنے کا کام کرتی ہیں۔ اس طرح کے سیاحت کے مراکز پر سیاح بھی دستکاری کے فروغ اور سماجی ترقی کی پہل میں اپنا تعاون کر سکتے ہیں۔ نہ صرف سیاحوں کے لیے بلکہ دستکار برادریوں کے لیے بھی ماحولیاتی سیاحت ایک اچھا تجربہ ہوسکتا ہے۔

راجستھان کے رنتھمبور میں چیتوں کی پناہ گاہ (Tiger Reserve) کے قیام کے لیے سینکڑوں گاؤں کو منتقل کر دیا گیا۔ وائلڈ لائف پارک دیکھنے جانے والے سیاح تفریحی مواقع کی کمی سے مایوس ہو کر اکثر اپنی جیپ سے اتر کر اپنے کیمروں کے ساتھ گاؤں میں چلے جاتے اور گاؤں والوں کی روزمرہ کی زندگی میں خلل ڈالتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی چھٹیوں کے ملبوسات سے گاؤں والوں کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ روایتی دیہی مہمان نوازی تیزی کے ساتھ معکوس استحصال میں تبدیل ہو رہی ہے۔ بچوں نے اپنے والدین کے لیے بھیک مانگنا شروع کر دیا ہے۔ جن گاؤں والوں کی تصویریں لی جاتی ہیں وہ اس بازار کا معاوضہ مانگتے ہیں۔ ٹائیگر ریزرو کے باہر ایک کرافٹ سنٹر قائم کیا گیا ہے جس سے سینکڑوں مقامی عورتوں کو ملازمت ملی ہے۔ اس مرکز نے مقامی سطح پر دستیاب روایتی سامان سے سیاحتی بازار کے لیے دستکاری کی چیزیں تیار کرنی شروع کر دیا ہے۔ اس مرکز نے وہاں آنے والے سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرنا شروع کیا جہاں ایک منظّم ماحول کے اندر دستکاروں سے ملتے، انھیں دیکھتے اور انھیں سمجھتے اور فطری طور پر سامان خریدتے ہیں۔

سیاحت کے ساتھ دستکاری میں زوال کیسے آیا

کشمیر ایک ایسی ریاست ہے جس کی تمام تر معیشت سیاحت اور دستکاری پر مبنی ہے۔ ایک صدی سے زیادہ عرصے سے یہ ہندوستانی اور غیر ملکی سیاحوں کا پسندیدہ مقام رہا ہے۔ کسی نہ کسی شکل میں وادیٔ کشمیر کا ہر ایک خاندان دستکاریوں کی اشیا کی تجارت سے جڑا ہے خواہ وہ قالین، شال، کشیدہ کاری اور بھاری زردوزی، زیورات اور کندہ کاری کی ہوئی اخروٹ کی لکڑی کا سامان بنانے میں یا انھیں فروخت کرنے میں ہو۔

سیاحت کے بازار اس قدر وسیع اور مستقل تھے کہ مقامی بازار کو قائم رکھنے اور مقامی صارفین کی ضرورتوں اور ان کے بجٹ کے مطابق کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ گذشتہ دو صدیوں سے دستکاری کی چیزیں مقامی لوگوں کے استعمال کے لیے تیار کی جا رہی تھیں جیسے کشمیری گھروں کی چھت کے لیے اخروٹ کی لکڑی پر نقش و نگار بنائے جاتے تھے اور روایتی فیرن جنھیں کشمیری پہنتے اور اوڑھتے تھے پر بھاری کام ہوتے تھے۔ رفتہ رفتہ سیاحت کے بازار کے مدنظر یہ چیزیں یادگار اور تحفہ کی چیزیں بن کر رہ گئیں۔

اس کی ایک عمدہ مثال پیپر میشی ہے جسے عام کشمیری گھروں کے ہلکے نقش و نگار والے فرنیچر اور گھریلو ضروریات کے سامان کے طور پر تیار کیا جاتا تھا۔ اس پیپر میشی کے فن کا استعمال سیاحت کے بازار کے لیے عام چیزیں جیسے گولیاں اور پاؤڈر کے صندوقچے، کوسٹر اور رومال کے حلقے، مغربی طرز کی راہداریوں اور گھنٹیوں اور برف کے ریشوں سے مرصع کرسمس ٹری (Christmas Tree) کی آرائش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

کے بچاؤ کے لیے سامنے آئے۔ انھوں نے نہ صرف انھیں آرڈر دیے بلکہ زلزلہ سے متاثر لوگوں کے لیے راحت، بازآبادکاری اور دستکاری کے ترقیاتی پروجیکٹوں کے لیے فنڈ دیے نیز دوسرے ذرائع سے بھی ان کی مدد کی۔ آج کچھ کے دستکار طبقہ نے اپنی دستکاری کو اور اپنے بازار کو پھر سے قائم کر لیا ہے۔

ایک سیاح نے جب زلزلے کے بارے میں سنا تو وہاں کی دستکاریاں، ان کی تخلیقی صلاحیتیں اور کچھ کی اپنی رنگین یادوں کو تازہ کرتے ہوئے اس نے وہاں دستکاروں میں تقسیم کے لیے قینچی اور سوئی سے بھرا ایک صندوق روانہ کیا۔

دستکاری کے فروغ کے نئے رجحانات

ہندوستان ایک تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشت ہے اور اسے عالمی بازار میں اپنی صنعت کے لیے نمایاں مقام حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشی ترقی کے اس نظام میں دستکار طبقہ کو شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انھیں نئے اور اختراعی طریقے تلاش کرنے میں مدد کی جا سکے کیونکہ یہ طبقہ تخلیقی ہے جن کے پاس طرح طرح کے تصورات ہیں اور جنھوں نے گذشتہ برسوں میں مختلف قسم کی تبدیلیاں دیکھی ہیں۔

مختلف قسم کے ذوق کا سامان بہم پہنچانا: سیاحت کا مطلب صرف امریکی اور یورپی سیاح نہیں ہیں۔ ایشیا میں رہنے والے سماج کے ہر طبقہ کے لوگ اپنے اور پڑوسی ممالک کا زیادہ سے زیادہ سفر کر رہے ہیں اس طرح وہ نئے بازار اور نئے گاہک پیدا کر رہے ہیں۔

ثقافتی قدروں کی حوصلہ افزائی: دستکاری کے فروغ کو ثقافتی شعور اور خاندانی اقدار کی حوصلہ افزائی کا ذریعے ہونا چاہیے۔ دستکار طبقے کے تئیں عزت کا رویہ ہمارے اندر ہونا چاہیے۔ جب ہم دستکاری کے فروغ کے لیے منصوبہ بنائیں تو اس میں انھیں اور ان کی ضرورتوں کو باہم صلاح مشورہ کا حصہ بنانا اہمیت کا حامل ہے۔

نامیاتی اور پائیدار: آج دنیا کو عالمی طمازت، آلودگی، غیر صحت مند گذر بسر کے حالات اور ماحولیات کی تباہی سے خطرہ لاحق ہے۔ حساس سیاح اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا چیزیں نامیاتی طور پر (Organically) تیار کی گئی ہیں اور کیا دستکاری کی اشیا اور اس کی پیداوار ماحولیات کو نظر میں رکھ کر بنائی جا رہی ہیں؟ کئی قسم کی دستکاری کی مصنوعات ایسی ہیں جو مستحکم ماحولیاتی اصول پر مبنی نہیں ہیں۔ ڈائی (رنگ) اور ذرے ندیوں کو

© NCERT not to be republished

کشمیری کی دستکاریوں کے استعمال میں نئی جان ڈالنے اور نئے گاہکوں کی تلاش کے لیے ایک نئی حکمت عملی کی فوری ضرورت ہے۔ یہ ایک تنبیہ ہے کہ دستکاری کی اشیاء کو ایک ہی بازار پر حد سے زیادہ منحصر نہیں ہونا چاہیے، بطور خاص بین الاقوامی سیاحت پر۔

دستکاری کی اشیا اور ان کی بقا

اس کے برعکس گجرات کے کچھ کا علاقہ ایک ایسی مثال ہے جس نے دستکاری کو بار بار متحرک معاشی بقا اور احیا کے طور پر پیش کیا ہے۔

کشمیر ہی کی طرح کچھ میں بھی تقریباً تمام لوگ دستکار ہیں۔ یہاں تیار کی جانے والی چیزوں میں روزمرہ کے استعمال کی ٹیراکوٹا سے بنی اشیا سے لے کر عمدہ قسم کے زیورات اور زردوزی کے سامان شامل ہیں۔ پہلے یہ دستکاری ان کے طرز زندگی کا ایک حصہ تھیں اور انھیں غریب دیہی لوگوں کے گھروں کی آرائش کے لیے بنایا جاتا تھا۔1980 کی دہائی میں چھ سال مسلسل کی سخت قحط سالی نے ان لوگوں کو یہ احساس دلایا کہ ان کی دستکاری کا ہنر کتنی صلاحیت رکھتا ہے۔ خشک سالی متاثر جیسے ریگستانی علاقے میں سیاحوں کو متوجہ کرنے کے لیے یوں تو کچھ نہیں تھا۔ کچھ نے اپنے قیمتی دستکاری کے ورثہ کو سیاحت کے لیے استعمال کیا۔ آج ہر گھر کسی نہ کسی طرح سے دستکاریوں کی پیداوار اس کے فروخت پر منحصر ہے۔ اپنے سامان کی فروخت کے علاوہ مخصوص مہارت والے دستکار ٹور (craft tours) کا بھی انتظام کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ وہاں گھومنے جانے والوں کی دلچسپیوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور انھیں سبزیوں سے رنگائی، بلاک پرنٹنگ یا زردوزی کی تکنیک سکھائی جاتی ہے۔

2001 میں کچھ میں آئے زبردست زلزلے میں تقریباً 80 ہزار لوگ جاں بحق ہو گئے تھے اور تقریباً 2,28,000 دستکار بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے کنبہ کے لوگوں، اپنے گھروں اور اپنی گذر بسر کے وسیلہ کو کھو دیا۔

ایسی حالت میں ایک بار پھر دستکاری ہی ان کے بچاؤ کے لیے سامنے آئی۔ قسمت کی ستم ظریفی دیکھیے کہ زلزلے کے اثرات سے سب سے پہلے باہر نکلنے والوں میں یہی دستکار برادریاں تھیں جن کے پاس نہ کوئی بیمہ تھا، نہ پنشن اور نہ پراویڈنٹ فنڈ۔ اگر ان کے پاس کچھ تھا تو وہ ان کا اپنا ہنر تھا۔ ان کے خریداروں، بین الاقوامی ٹور آپریٹروں یہاں تک کہ طلبہ اور اپنے گھروں کو واپس جانے والے سیاح ان

نشاندہی ہونی چاہیے اوران پر لیبل لگا ہونا چاہیے تا کہ ہندستانی دستکاریوں کی صنعت بڑھتے ہوئے حساس بازار کو اچھی طرح سے سہولت فراہم کر سکے۔

قدرتی اور ہاتھوں کی بنی: آج کل 'ہینڈلوم'، 'ہاتھ کی بنی'، 'قدرتی رنگ'، 'قدرتی فائبر' ڈیزائنر لیبل کا ایشیائی متبادل ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جس کے لیے ہندستان خاص طور سے جانا جاتا ہے اوراس کے لیے ہمیں اپنی ساکھ کو بچائے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کسی چیز کو قدرتی رنگوں سے رنگی ہوئی یا صدفی صد سوتی کہہ کر نہیں فروخت کرنا چاہیے جب تک کہ وہ واقعی ایسے نہ ہوں۔

برانڈ انڈیا: ہم سوئس گھڑیوں سے سبق حاصل کر سکتے ہیں

ہر ملک کی کسی مخصوص برانڈ سے شناخت کی جاتی ہے جس کی اپنی قدر و قیمت ہوتی ہے، جو پوری آبادی سے مترشح ہوتی ہے اور جس کے نتیجے میں یہ قدریں اور ثقافتی باریکیاں برانڈ کے بڑے اور عظیم دائرے میں اپنا مقام بناتی ہیں۔ کوئی دو ممالک یا قومیں بالکل ایک جیسی نہیں ہیں کیونکہ ایک ملک کی شناخت، اس کی زبان، موسیقی، آرٹ، طور طریقے، رسم و رواج اور مذہب کے ذریعہ بنی ہے۔

سب سے زیادہ کامیاب گھڑیوں کے برانڈ سوئس میں بنے برانڈ سے اہمیت حاصل کرتی ہیں۔ جاپان کی مصنوعات کے ساتھ کوالٹی اور جدت منسلک ہے۔ اس کے ساتھ ہی منفی انسلاک بھی پھیلتے ہیں۔ چین کے بنے ہوئے سامان خواہ وہ بہترین کیوں نہ ہوں انھیں اس طرح نہیں دیکھا جاتا۔

فی الوقت ہندستان کی شبیہ بکھری ہوئی ہے جس میں پُر اعتماد ہندوستانی سیاحت مہم کے ذریعہ قائم کیے گئے ثقافتی رنگ سے لے کر دنیا بھر میں 'بالی وڈ' کی مسحور کن دھوم اور مہم، سلم ڈاگ ملینیر کے ذریعہ پیش کی گئی افلاس کی تصویر سے لے کر تجارتی تصور 'ہندوستان دنیا کا بیک آفس ہے' شامل ہے۔ ہندوستان کو اپنی بنیادی قدروں اور قومی شناخت کو طے کرنا ہوگا اور اسے خاص مقصد کے تحت فطری قدرتی برانڈ کا مساوی اور اپنی قدر قائم کرنی ہوگی۔

— ٹائمس آف انڈیا میں شائع سعید بزنس اسکول، آکسفورڈ یونیورسٹی کے وزٹنگ فیلو، پال ٹمپورل کے ایک مضمون سے ماخوذ، 21/جون 2009

- **ٹرانسپورٹ اور مالی لین دین:** صندل کی لکڑی پر روایتی نقش ونگار، چھوٹی پینٹنگ اور دھات سے بنے برتن اب اتنے مقبول نہیں جتنا پہلے ہوا کرتے تھے۔ بہرحال، ہاتھ سے بنے فرنیچر اور آرائش کے سامان مغربی ممالک کے مقابلے اس قدر سستے ہیں کہ اس شعبہ میں ترقی کے نئے امکانات موجود ہیں۔ جب سیاح کسی پائیدار چیز پر صرف کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے سامان کو خرید کر سمندری جہاز سے منگوانے کے لیے تیار ہیں۔ موجود ٹرانسپورٹ سہولیات، لائسنس، محصول، درآمد اور برآمد پر لگی پابندیوں کے بارے میں جاننا اہم ہے۔ کریڈٹ کارڈ سے خریداری کا مطلب ہے کہ اب سیاحوں کو غیر ملکی زرمبادلہ کے ضوابط یا ٹراویلر چیک اور بینک بیلنس نہیں روک پاتے ہیں۔
- **ڈیزائن:** دستکاری کا ایک ایسا پہلو ہے جسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اوران پر خاطر خواہ خرچ

© NCERT not to be republished

آلودہ کرتے ہیں، لکڑی پر مبنی ہنر ہمارے جنگلوں کو خالی کر رہے ہیں۔ چمڑے کی صفائی کے ساتھ زہریلی اور کیمیائی اجزا شامل ہیں۔ دھاتوں کی مصنوعات بنانے اور شیشہ پگھلانے کا عمل جان لیوا اور انتہائی خراب ماحول میں کیا جاتا ہے۔

ہاتھی دانت اور صندل کی لکڑیوں سے بنی چیزوں کی فروخت پر پابندی ہے۔ تحفظ کے اندر آنے والے جانوروں کی کھالیں اور ان کے عضو کے فروخت پر مکمل پابندی ہے۔ غیر ملکی اور دیسی دونوں قسم کے سیاحوں کو یہ معلومات ضرور بہم پہنچانی چاہیے کہ آخر یہ اشیا فروخت کے لیے کیوں نہیں ہیں اور ہندوستان کی جنگلی آبادی اور جنگلوں کی حفاظت کی قومی کوششوں کے بارے میں بھی انھیں بتایا جانا چاہیے۔

جب دستکاری کی حوصلہ افزائی اور اس کے فروغ کی کوشش کی جائے تو دستکار کے کام کرنے کے ماحول میں بہتری لانے اور نئے اور اختراعی ذرائع کی بازیافت کی بھی کوشش ہونی چاہیے تاکہ قدرتی وسائل، بانس اور پیڑ جیسے فارم کے قابل تجدید وسائل، آلودگی میں کمی اور قدرتی اشیا کے استعمال کا تحفظ ہو سکے۔ ایسی دستکاریاں جو بقائی عمل کی پاسدار ہوں، نامیاتی ہوں اور انسانوں کا استحصال نہ کرتی ہوں کی

حسن اور خوش دلی کے باوجود ہماری دکانوں میں چیزوں کو پیش کرنے کا انداز اور ٹورسٹ سنٹروں میں گاہکوں کو پیش کی جانے والی خدمات بھی دلکش نہیں ہیں۔

اچھی طرح سے ڈیزائن کیے گئے معلوماتی پوسٹر اور لیبل بھی چیزوں کے فروخت میں معاون ہوتے ہیں۔خریدار کو یہ جاننا چاہیے کہ کون سی چیز ہاتھ کے ذریعہ بنائی گئی ہے، کون سی چیز قدرتی ریشے سے بنی ہے ،کون سی چیز کس تاریخی ثقافتی روایت کا حصہ ہے یا کون سی چیزیں قبائلی خواتین نے بنائی ہیں۔ ماحولیات کو اہمیت دینے والے موجودہ سیاحوں کے لیے یہ معلومات بھی اتنی ہی قیمتی ہیں جتنی کہ یہ چیزیں۔

مشق

1. کسی ایسی دستکاری کا انتخاب کریں جو آپ کی ریاست کی مشہور ہو اور بتائیے کہ سیاحت کے شعبے کے لیے آپ اس دستکاری کا فروغ کس طرح کریں گے؟ آپ اسے کہاں فروخت کریں گے؟ آپ اس کی پیکجنگ کس طرح کریں گے؟
2. کسی ایک دستکاری پر محیط کتابچے کا متن اور اس کی توضیحات تیار کریں جس میں اس کی خاصیت، اس کے قابل عمل حصے اور جس طبقہ نے اسے بنایا ہے کا ذکر ہونا چاہیے اور معاصر زندگی کو کیسے مسائل اور نئے رجحانات کے تحت اس کی قدر و قیمت کا بھی ذکر کریں۔
3. کشمیر کی کہانی سے جو کہ غیر ملکی سیاحوں پر حد سے زیادہ منحصر تھی اور جس نے اپنا دیسی بازار بھی تیار نہیں کیا کا اپنے علاقے میں متاثر ہونے والی کسی دستکاری اور اس کی وجوہات سے موازنہ کیجیے۔
4. دستکاری مصنوعات کی فروخت کے لیے اپنے علاقہ میں تین نئے مقامات کی نشاندہی کریں۔ ایسی جگہ کی بھی نشاندہی کریں جس کی جانب بیرونی اور دیسی دونوں طرح کے لوگ متوجہ ہوں اور اس کے اسباب بھی بتائیں۔
5. کیا آپ اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں کہ 'آج سیاح قدیم عمارتوں کو دیکھنے کے لیے سفر نہیں کرتے۔ وہ چھٹی اور لطف حاصل کرنے کے لیے سفر کرتے ہیں۔ اپنے گھروں کو یادگار یا فنی نمونے لے جانا اب ان کی ترجیحات میں شامل نہیں۔ تفصیل سے بیان کریں۔

© NCERT not to be republished

نہیں کیا جاتا۔ دستکاری ہمیشہ بدلتی رہی ہے اور خود کی ازسرنو دریافت کرتی رہی ہے۔ اسے سماج اور طرز زندگی میں آنے والی تبدیلیوں کے تئیں ہونا تبدیل ہونا چاہیے۔ اگر یہ غیر مبدل رہے گی تو یہ اپنی تازگی کھودے گی اور ختم ہو جائے گی۔ یہ افسوس ناک ہے کہ ہر چند ہندستان کے دستکار ابھی بھی مختلف علاقائی روایتوں اور سامان کے ساتھ لکڑی پر بہترین کندہ کرتے ہیں، ناقابل یقین زردوزی اور دھات اور پاتھنے کا کام کرتے ہیں لیکن ان کی بنائی چیزوں کے ڈیزائن معاصر رجحانات اور اسٹائل کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے میں ناکام رہی ہیں۔

انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور فلپین اس معاملے میں زیادہ باشعور ثابت ہوئے جنھوں نے اپنے روایتی ہنر کو ایسی مصنوعات کے ساتھ ڈھال لیا جو دیکھنے میں ایشیائی بھی ہیں اور معاصر بھی۔

- **پیش کش اور پیکجنگ:** ہندوستانی دستکاری کے سب سے کمزور شعبوں میں سے ایک ہے۔ جو چیزیں بطور خاص سیاحوں کے لیے بنائی گئی ہیں ان کے لیے بھی اسے سفر میں بحفاظت لے جانے والے بیگ یا پیکنگ کا سامان نہیں ہے۔ یہ بات اس وقت مزید افسوس ناک ہو جاتی ہے جب ہمارے چاروں طرف پیکجنگ کے لیے مناسب قدرتی مٹیریل بکھرا پڑا ہے۔ اسی طرح، اپنی ایشیائی جمالیاتی